فتوی نمبر:[۱۵۰] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۱/۱۰/۵]

سوال

ایک شخص نے اپنے سسر سے کہا کہ تمہاری بیٹی میری طرف سے فارغ ہے، اگر چاہو تو لکھ کر دوں؟ نیز اپنا سامان بھی لے جاؤ۔ مگر اب وہ کہتا ہے، کہ میری نیت طلاق کی نہیں تھی، صرف ڈرانے دھمکانے کی تھی۔ کیا اس طرح طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب

الحمدللہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبي بعدہ!

- نکاح کے بعد طلاق کا اختیار خاوند کو ہوتا ہے۔ خاوند شرعی عذر کی بنا پر طلاق دے سکتا ہے۔

طلاق کی دو قسمیں ہیں:

(۱) طلاق کا صراحتاً لفظ ذکر کیا جائے۔

مثال کے طور پر یوں کہے کہ میں نے تمہیں طلاق دی۔ جب طلاق کا لفظ صراحتاً بول دیا جائے، تو اس میں نیت کو نہیں دیکھا جاتا۔ کہ آیا اس کی نیت طلاق دینے کی تھی یا نہیں، بلکہ طلاق ہو جاتی ہے۔

(۲) طلاق کا لفظ اشارۃ یا کنایۃ استعمال کیا جائے۔

مثال کے طور پر یوں کہا جائے کہ: تم اپنے گھر چلی جاؤ، یا یوں کہے کہ: تو میری طرف سے آزاد ہے۔ یا میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یا اپنے سسر کو کہتا ہے کہ تم آکر جہیز کا سامان لے جاؤ، اور میں نے بیوی کو فارغ کر دیا ہے۔ تو ایسے حالات میں اس کی نیت کو دیکھا جائے گا۔ یعنی اگر نیت طلاق دینے کی تھی، تو طلاق ہو جائے گی۔ اگر نیت طلاق کی نہیں تھی، تو طلاق نہیں ہو گی۔

- اب صورت مسؤلہ میں تو واضح طور پر پر خاوند کہہ رہا ہے، کہ میری نیت طلاق کی نہیں تھی۔ میں نے صرف ڈرانے اور دھمکانے کے لیے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ لہذا جب وہ خود وضاحت کر رہا ہے کہ

میری نیت طلاق کی نہیں تھی تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔ لہذا خاوند کی بات پر اعتماد کیا جائے، باقی اس کی نیت کیا تھی، کیا نہیں تھی، یہ معاملہ اللہ کے سپرد ہے، جو کہ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الرؤف بن عبد الحنان حفظہ اللہ